محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم

قرآن وسنّت کا ترجمان تبلیغی، واصلاحی

نگران اعلیٰ: حافظ رضاء اللہ رؤف

ایڈیٹر: محمد عظیم حاصلپوری

بیاد

حافظ عبد اللہ بہاولپوری رحمہ اللہ

مولانا عبد اللہ گورداسپوری رحمہ اللہ

حافظ عبد المنان نورپوری رحمہ اللہ

ماہنامہ مجلّہ

حاصل پور

المحمدیہ

شمارہ نمبر 23

جمادی الاول 1437ھ مارچ 2016ء

- ۲۳ مارچ، دوقومی نظریہ
- عورتوں کا ناک، کان چھدوانا
- مومن جنت میں بلند درجات پر فائز
- مدینہ یونیورسٹی میں داخلے کا طریقہ کار
- اسلامی ملکوں میں تنظیم سازی کا شرعی حکم

ناشر

محمدیہ اسلامک ریسرچ سنٹر جالندھر کالونی حاصل پور

0301-6131916 - 0313-2501221

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شیخ البانی رحمہ اللہ آپ بہت ظالم ہیں

بیان کردہ: ابومعاویہ بیروتی.....ترجمہ: شفقت الرحمٰن مغل (مدینہ یونیورسٹی)

دنیائے علم کے چمکتے ستارے فضیلۃ الشیخ عدنان عرعور حفظہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ:

ایک بار شیخ البانی رحمہ اللہ اور ان کی اہلیہ میں اختلاف پیدا ہو گیا، وجہ یہ تھی کہ شیخ البانی کے ہاں مہمان بہت زیادہ آتے تھے، جس کی وجہ سے ام الفضل (شیخ البانی کی زوجہ محترمہ) کو عمر رسیدہ ہونے کے باوجود کھانے اور ضیافت کے غیر معمولی اہتمام سمیت یومیہ لائبریری کی صفائی بھی خود کرنی پڑتی تھی؛ کیونکہ گھر میں کوئی ملازمہ نہیں تھی، آخر کار معاملہ یہاں تک بگڑ گیا کہ بات ثالثی مقرر کرنے تک جا پہنچی۔

شیخ البانی رحمہ اللہ کا اپنی اہلیہ سے اس بات پر اتفاق ہو گیا کہ عدنان عرعور حفظہ اللہ کو ثالثی بنا لیتے ہیں، اور میں اتفاق سے اس وقت ان کے پاس ہی تھا، تو میں نے ام الفضل سے مکمل مسئلہ تفصیل کے ساتھ سنا اور شیخ البانی رحمہ اللہ کی بات سننے سے پہلے فیصلہ سنا دیا کہ شیخ البانی آپ بہت ظالم ہیں۔ آپ نے اپنی اہلیہ پر طاقت سے زیادہ بوجھ ڈالا ہوا ہے۔ یہ سن کر شیخ البانی رحمہ اللہ طیش میں آ گئے، لیکن ان کی اہلیہ خوش ہو گئیں۔

میں نے اپنی بات مکمل کرتے ہوئے کہا کہ ابتدائی طور پر میں یہ فیصلہ کرتا ہوں کہ شیخ البانی دوسری شادی کر کے ام الفضل کا ہاتھ بٹانے والی لیکر آئیں، اور دوسری بیوی کو لائبریری کی مکمل ذمہ داری سونپ دیں، اور وہ آپ کے ساتھ لائبریری میں وقت دیا کرے گی۔

یہ سنتے ہی پورے کا پورا معاملہ درہم برہم ہو گیا، اور فوری طور پر ام الفضل کہنے لگیں دوسری شادی کی کوئی ضرورت نہیں ہے، میں خود سنبھال لوں گی۔ بس پھر کیا تھا کہ اس دن کے بعد کبھی حالات خراب نہیں ہوئے۔

[انتخاب.....میاں محمد شہباز شاکر]

آئینہ مضامین

درس قرآن	مومن جنت میں بلند درجات پر فائز	محمد عظیم حاصل پوری	3
درس حدیث	نماز باجماعت کی فضلیت	مجیب الرحمٰن سیاف	5
فقہ وفتاوی	آپ کے سوال اور انکے جواب	الشیخ محمد رفیق طاہر	7
السیر	سیدنا معاویۃ بن سفیان رضی اللہ عنہ	محمد عبداللہ اختر	10
عبادات	خواتین اور نماز	محمد عظیم حاصل پوری	13
مسائل نسواں	عورتوں کا ناک' کان چھدوانا	مقبول احمد سلفی	16
۲۳ مارچ	دوقومی نظریہ	مجیب الرحمٰن سیاف	18
علم وادب	مدینہ یونیورسٹی میں داخلے کا طریقہ کار	احسان بن قاری عبدالرحیم کلیم	24
اخبار حاصل پور	تبلیغی رپورٹ، فروری 2016ء	حافظ زبیر الرحمٰن	29
اخبار قصور	جامعہ امام احمد بن حنبلؒ اہل حدیث	مدیر الجامعہ کے قلم سے۔!	31

فہرست نمائندگان

لاہور: مکتبہ اسلامیہ 042-37244973 | گوجرانوالہ: رانا نثار احمد 0302-8649227 | گوجرانوالہ: مرزا حافظ عاصم 0333-8124752 | گوجرانوالہ: محمد یحییٰ طاہر 0321-7202700

صادق آباد: قاری نعیم صدیقی 03016550502 | رینالہ خورد: محمد اشرف ڈوگر 0345-4100060 | وزیر آباد: اسامہ اشرف 03066284139 | ملتان: محمد رفیق طاہر 0321-7302283

فیصل آباد: مکتبہ اسلامیہ 0412631204 | چیچہ وطنی: ماسٹر محمد شاہد 0333-7477737 | میلسی: مولانا یونس تبسم 0302-7724417 | وھاڑی: عبداللہ عزیزی 0302-4962353

بہاول نگر: محمد ادریس انصاری 03016570300 | ہارون آباد: محمد عمران شاکر 0301-4913321 | فورٹ عباس: ریاض الرحمٰن کھچی والا: ابواسامہ ضیاء الرحمٰن 03007435242 | 0302-4400210

چشتیاں: قاری عثمان فاروقی 03369752963 | مظفر آباد: میاں ضیاء الرحمٰن 03007851291 | میلسی: مولانا ضیاء الرحمٰن 0302-6256749 | محمد آصف سلفی (قصور) 0300-4303536

بسم اللہ الرحمن الرحیم

درس قرآن

مومن جنت میں بلند درجات پر فائز

محمد عظیم حاصل پوری

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَمَنْ يَأْتِهِ مُؤْمِناً قَدْ عَمِلَ الصَّالِحَاتِ فَأُوْلَئِكَ لَهُمُ الدَّرَجَاتُ الْعُلَى﴾(طه: ١٦/ ٧٥)

''اور جو اُس کے رُوبرو ایماندار ہو کر آئے گا اور عمل بھی نیک کئے ہوں گے تو ایسے لوگوں کے اونچے اونچے درجے ہیں۔''

مومن کو جنت میں خاص درجات ملیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ بندے کے ایمان کے مطابق اسے اپنے ہاں عزت عطا فرمائے گا۔

﴿أُولَـئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقّاً لَّهُمْ دَرَجَاتٌ عِندَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ﴾(الانفال:٩/ ٤)

''(اور) وہ جو نماز پڑھتے ہیں اور جو مال ہم نے ان کو دیا ہے اُس میں سے (نیک کاموں میں) خرچ کرتے ہیں، یہی سچے مومن ہیں اور ان کیلئے اللہ کے ہاں (بڑے بڑے) درجے اور بخشش اور عزت کی روزی ہے۔''

جبکہ ہر ایک کو اس کے عمل کے مطابق عزت ملے گی، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَلِكُلٍّ دَرَجَاتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا﴾

''اور ہر ایک کو درجات ملیں گے ان کے اعمال کے مطابق۔''(الانعام:٧/ ١٣٢)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«فِي الْجَنَّةِ مِائَةُ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ مِائَةُ عَامٍ» الترمذی(٢٥٢٩)

''جنت میں سو درجے ہیں ہر دو درجوں کے درمیان سو سال کی مسافت کا فرق ہے۔''

اور بعض لوگ تو ایسے ہوں گے جنہیں اللہ سو کے سو درجوں کا مالک بنا دے گا جیسا کہ مجاہد کے متعلق آتا ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا:

((اِنَّ فِی الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ أَعَدَّهَا اللّٰهُ لِلْمُجَاهِدِيْنَ))

''جنت کے سو درجے ہیں جنہیں اللہ نے مجاہدین کے لیے تیار کر رکھا ہے۔''

(صحیح بخاری، التوحید، باب وکان عرشه علی الماء(٧٤٢٣)

ہر شخص کو اللہ تعالیٰ اس کے عمل کے مطابق میں درجات عطا فرماتے ہیں یعنی دنیاوی عزت و ترقی، بلندی اور رفعت انسانی اعمال بنیادی حیثیت رکھتے ایسے ہی آخرت میں بھی اللہ تعالیٰ انسان کو جنت میں درجات اور رفعت اور بلند مقام اس کے اعمال کے اعتبار سے اسے عطا فرمائیں گے۔

ہر انسان کو اس کے ایمان، تقوی اور عمل کے مطابق اللہ تعالیٰ جنت میں درجہ اور مقام عطا فرمائیں گے جیسا کہ انبیاء علیہم السلام عمل صالح میں سب سے اونچے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں اونچا مقام و مرتبہ دنیا اور آخرت دونوں جہانوں میں عطا فرمایا ہے اور پھر ان میں سے بھی بعض کو بعض پر بلند مقام عطا فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے سب سے اونچا درجہ عطا فرمایا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم مجھ پر درود بھیجو تو اللہ تعالیٰ سے میرے لیے وسیلہ کا سوال کرو۔ پوچھا گیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم وسیلہ کیا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَعْلَى دَرَجَةٍ فِى الْجَنَّةِ لَا يَنَالُهَا اِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ وَاَرْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ اَنَا هُوَ)) (صحیح مسلم، الصلاة، باب استحباب القول۔۔(٣٨٤)

''جنت کا سب سے بلند و بالا درجہ جو صرف ایک آدمی کو ملے گا اور امید ہے کہ وہ میں ہوں۔''

سب سے ادنی درجہ بھی جنت میں بہت بڑا ہے، سب سے آخر میں جنت میں داخل ہونے والے جنتی کو اس دنیا سے دس گنا وسیع مملکت عطا کی جائے گی۔ ذرا اندازہ کریں کہ یہ دنیا فانی کس قدر وسیع معلوم ہوتی ہے لیکن اس سے دس گنا سب سے آخری ادنی درجے کے جنتی کو ملے گی اور جو سابقون، اصحاب الیمین اور بغیر حساب جنت میں داخل ہونے والے ہوں گے ان کو رب رحمان کتنا عطا فرمائیں گے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

درس حدیث

نماز باجماعت کی فضلیت

مجیب الرحمن سیاف

((عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ أَفْضَلُ مِنْ صَلَاةِ الْفَرْدِ بِسَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ دَرَجَةً))

''عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جماعت کی نماز اکیلے شخص کی نماز سے ستائیس درجے افضل ہے۔''

[صحيح بخاری، الاذان، باب فضل صلاة الجماعة (٦٠٩) ومسلم (١٠٣٨)]

نماز ارکان اسلام میں سے ایک اور عبادات میں اوّل حیثیت رکھتی ہے، روز قیامت سب سے پہلے نماز ہی کا سوال ہوگا اگر نماز درست نکلی تو بعد کے معاملات آسان ہو جائیں گے وگرنہ مشکلیں بڑھتی جائیں گی۔ نمازی ہی اللہ کی جنت کے وارث ہوں گے۔

ہر عمل اللہ کے دربار میں قبول تب ہوتا ہے جب بندہ رسول اللہ ﷺ کے بتائے ہوئے طریقوں کے مطابق کرے، نماز بھی اللہ کے ہاں مقبول تب ہوگی جب بندہ اس کی ان شرائط کا خیال رکھ کر پڑھے گا جو رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمائی ہیں مثلاً باوضو، باجماعت اور طریقہ نبوی کے مطابق ہو۔ ویسے تو امت محمدیہ کا خاصا ہے کہ جہاں بھی نماز کا وقت ہو اور وہ وہاں نماز پڑھ لیں تو درست ہے مگر جہاں مسجد موجود ہو وہاں فرضی نماز صرف مسجد میں اور باجماعت ہی ادا کرنے کا حکم ہے وگرنہ سخت وعید ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ وَأَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ﴾ [البقرہ ٢/ ٤٣]

''اور تم نماز قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو''

عام گھر میں پڑھی جانے والی نماز کا ثواب ایک درجہ ہے تو مسجد میں باجماعت پڑھنے کی وجہ سے اللہ بندے کے ستائیس درجے بڑھا دیتا ہے۔ ایک روایت میں پچیس درجے کا بھی ذکر ہے، علاوہ ازیں

نماز باجماعت کے اور بھی بہت سے فوائد وثمرات قرآن وسنت میں موجود ہیں جیسا کہ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جس نے ۴۰ دن تک تکبیر اولیٰ کے ساتھ باجماعت نماز ادا کی اس کے لیے دو چیزوں سے آزادی لکھ دی جاتی ہے: آگ سے اور نفاق سے۔''

ترمذی، الصلاة، باب فی فضل التکبیر الاولی (۲٤۱)

ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ مُتَطَهِّرًا إِلَى صَلاَةٍ مَكْتُوبَةٍ فَأَجْرُهُ كَأَجْرِ الْحَاجِّ الْمُحْرِمِ))

''اپنے گھر سے اچھی طرح پاک صاف ہوکر فرض نماز کے لیے روانہ ہونے والے شخص کا اجر احرام باندھ کر حج کرنے والے شخص کے اجر کی مانند ہے۔''

[أبوداود، الصلاة، باب ما جاء فی فضل المشی إلی الصلاة (٥٥٤)]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو شخص صبح کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھے پھر بیٹھ کر اللہ کا ذکر کرتا رہے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے پھر دو رکعت پڑھے تو اس کو ایک حج اور عمرہ کا ثواب ملے گا'' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تاکید کے طور پر فرمایا: پورے حج اور عمرے کا ثواب ملے گا، یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ دہرائی۔'' سنن الترمذی، الصلاة، (٥٨٦) صحیح

ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''کسی بستی اور نگر میں تین آدمی ہوں نماز باجماعت ان کے اندر قائم نہ ہو تو ان پر شیطان غالب آجاتا ہے تم جماعت کو لازم پکڑو پس بھیڑیا صرف (ریوڑ سے) الگ بکری کو کھاتا ہے''۔ [ابو داؤد، الصلاة، باب فی التشدید فی ترك الجماعة (٤٦٠)

اللہ تعالیٰ ہمیں نماز پانجگانہ باجماعت مسجد میں حاضر ہوکر پڑھنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فقہ وفتاوی

آپ کے سوال اور انکے جواب

الشیخ محمد رفیق طاہر

سوال جس موبائل میں قرآن مجید ہو اسے بیت الخلاء میں لے کر جا سکتے ہیں؟

جواب جس موبائل یا کسی ٹیپ یا کسی بھی اور ڈیوائس میں قرآن مجید ہو اسکا حکم اس معاملہ میں مصحف والا نہیں ہے۔

کیونکہ یہ ڈیٹا اپنے مخصوص کوڈز (مثلاً 11100001010010111010011) میں ہوتا ہے۔اور جب کسی بھی اپلیکیشن (سافٹ ویر) کو اوپن کیا جاتا ہے تو وہ کوڈز مل کر ایک تصویر بناتے اور اسے ڈسپلے پر لے کر آتے ہیں۔اور جب اسے بند کر دیا جائے یا منی مائز کر دیا جائے تو وہ دوبارہ انہی کوڈز میں بدل جاتا ہے۔

ہاں اگر ڈسپلے پر قرآنی آیات یا مصحف کا صفحہ کھلا ہو، تو پھر اسے بیت الخلاء میں لے کر جانے سے اجتناب ضروری ہے اللہ تعالی کا فرمان ہے:

وَمَنْ يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللَّهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوبِ

اور جو بھی اللہ کے شعائر کی تعظیم کرتا ہے تو یہ دلوں کے تقویٰ کی بات ہے۔ (الحج:۳۲)

اور قرآن مجید کی تعظیم میں یہ بات شامل ہے کہ اسے بیت الخلاء میں نہ لے کر جایا جائے۔

سوال جہاں مسلمان حکومتیں موجود ہوں، اور وہ اپنے فرائض بخوبی سرانجام دے رہی ہوں، وہاں رعایہ کے لیے الگ سے اپنی اپنی جماعت کھڑی کرنا اور تنظیم بنانا کیا جائز ہے۔؟

جواب کسی بھی ملک میں پائی جانے والی تنظیمیں یا جماعتیں تین طرح کی ہوتی ہیں۔

۱.....حکومت کی اپنی قائم کردہ۔

۲.....حکومت کی اجازت سے قائم کردہ۔

۳.....حکومت کی مخالفت میں قائم کردہ۔

ہر حکومت اپنے ملک کا نظم چلانے کے لیے مختلف ادارے یا تنظیمیں یا جماعتیں بناتی ہے۔ جیسے فوج، عدالت، پولیس، وغیرہ کے ادارے ہیں۔ ان اداروں کے اہلکار حکومت کے باقاعدہ ملازم شمار کیے جاتے ہیں۔ اور حکومت انکی معاشی ضرورت پورا کرنے کے لیے انہیں سہولیات اور وظائف دیتی ہے۔

انہی جماعات یا اداروں میں جب کام بڑھ جائے، لیکن حکومت کے غریب ہونے کی وجہ سے مزید باقاعدہ ملازمین کو بھرتی نہ کیا جاسکے تو حکومت ایسے متبرعین (رضا کاروں) کو بھرتی کرتی ہے جو مفت میں ہی ان اداروں میں کام سرانجام دیں یا انتہائی معمولی معاوضہ پہ کام کریں۔

اور جن علاقوں میں حکومت زیادہ ہی غریب ہوتی ہے، وہاں کی حکومت اپنے عوام کو یہ اجازت دیتی ہے کہ خیر اور بھلائی کے کاموں کو منظّم طریقہ سے سرانجام دینے کے لیے تنظیم سازی کریں، اور اپنی تنظیم یا جماعت یا ادارہ کے لیے حکومتی اجازت کا سرٹیفکیٹ حاصل کریں یعنی رجسٹریشن کرائیں۔ یہ تنظیمیں حکومت کی اجازت سے بلکہ بہت حد تک حکومت کی خواہش پر بنتی ہیں، اور حکومتی رہنمائی میں اپنا کام سرانجام دیتی ہیں۔ حکومت ایسی تنظیموں کے لیے ایک دائرہ عمل متعین کرتی ہے، اور وہ جماعت اس دائرہ میں رہ کر کام کرتی ہے۔ اگر کوئی جماعت اس دائرہ سے باہر نکلنے لگے تو فوراً اسے لگام دے دی جاتی ہے۔ چونکہ یہ غیر سرکاری ادارے یا غیر سرکاری جماعتیں یا غیر سرکاری تنظیمیں ہوتی ہیں، سو یہ حکومت پر کسی طرح بھی بوجھ نہیں ہوتیں، اپنے ملک کے عوام سے ہی چندہ جمع کر کے، ایسے کام سر انجام دیتی ہیں، جو حکومت کے کرنے کے ہوتے ہیں، لیکن حکومت اپنی تنگ دستی کی بناء پر وہ کام کرنے سے قاصر ہوتی ہے۔ انکے اس رضا کارانہ عمل پہ حکومت ان سے راضی ہوتی ہے اور حتی المقدور انکے لیے آسانیاں مہیا کرتی ہے۔

یہ دونوں قسم کی جماعتیں یعنی (۱)...حکومت کی اپنی تیار کردہ جماعتیں اور (۲)...حکومتی اجازت سے بننے والی جماعتیں بنیادی طور پہ حکومت ہی کی جماعتیں ہوتی ہیں۔ کیونکہ پہلی قسم کے ادارے حکومت کے ملازم اور تنخواہ دار ہوتے ہیں جبکہ دوسری قسم کے ادارے رضا کارانہ طور پہ حکومت کے مدد ومعاون

ہوتے۔

اور دین اسلام ایسی جماعتوں کو سراہتا ہے، ان پہ نقد نہیں کرتا۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

الدِّينُ النَّصِيحَةُ

دین ہے ہی خیر خواہی کا نام

پوچھا گیا کس کے لیے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

لِلَّهِ وَلِكِتَابِهِ وَلِرَسُولِهِ وَلِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ وَعَامَّتِهِمْ

اللہ کے لیے، اسکے رسول ﷺ کے لیے، مسلمانوں کے حکمرانوں کے لیے، اور عام مسلمانوں کے لیے۔ صحیح مسلم (۵۵)

تو حکومتیں اپنی خیر خواہی کے لیے پہلی قسم کے ادارے خود تیار کرتی ہے اور دوسری قسم کے ادارے حکومتی خیر خواہی کی خاطر ملک کے عوام تیار کرتے ہیں اور حکومت اپنے فائدہ کی خاطر انہیں قبول کرتی ہے۔ اور باقاعدہ اجازت نامہ یعنی رجسٹریشن جاری کرتی ہے۔

جو تیسری قسم کی تنظیمیں ہیں، یعنی حکومت کی مخالفت میں بنائی جانے والی تنظیمیں، خواہ وہ اسلام کے نام پر بنیں یا محض حکومت سے اقتدار چھیننے اور بغاوت کی غرض سے معرض وجود میں آئیں۔ اور اسلام کے نام پہ بننے والی تنظیمیں خواہ حکومت کے خلاف مسلح جدوجہد کریں یا مسلم حکام کے خلاف محض لوگوں کی ذہن سازی کریں، بہرصورت اسلام انہیں قبول نہیں کرتا۔ اور ایسی تنظیموں کو پنپنے کی اجازت نہیں دیتا۔ بلکہ ایسے تمام تر اقدامات جو حکومت کو گرانے، حکومتی عمل میں رکاوٹ پیدا کرنے، یا حکومت کو کمزور کرنے کے لیے ہوں، اسلامی اصطلاح میں بغاوت یا خروج کہلاتے ہیں۔ اور دین اسلام میں اسکی سختی سے ممانعت ہے۔

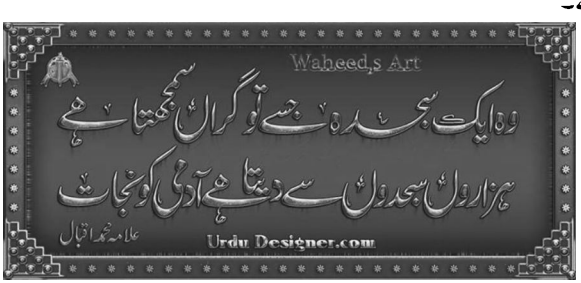

بسم اللہ الرحمن الرحیم

السیر

قسط نمبر۲

القول الرضی فی فضل معاویة بن سفیان رضی اللہ عنہ

تحریر.....محمد عبداللہ اختر (لاہور)

اس روایت کے بارے میں بعض معاویہ لکھتے ہیں کہ یہ اکلوتی حدیث ہے اور عبدالرحمٰن بن ابی عمیرہ المزنی رضی اللہ عنہ کی صحابیت میں اختلاف پیش کرتے ہوئے اس روایت کو رد کر دیتے ہیں۔ لہذا عبدالرحمٰن بن ابی عمیرہ المزنی کے صحابی ہونے کے بارے میں محدثین کے اقوال پیش خدمت ہیں۔

۱) امام بقی بن مخلدؒ (المتوفی ۲۷۶ھ) نے اصحاب الاربعہ کے عنوان کے تحت عبدالرحمٰن بن ابی عمیرہ المزنی کا ذکر کیا ہے (رقم: ۳۵۵)

۲) امام بخاریؒ (المتوفی ۲۵۶ھ) نے کہا: کہ عبدالرحمٰن نے نبی ﷺ سے سنا ہے (التاریخ الکبیر: رقم: ۷۹۱)

۳) امام ابن سعدؒ (المتوفی ھ) نے کہا: وکان اصحاب رسول ﷺ (طبقات ابن سعد: ۴۱۷/۷)

۴) امام ابن ابی حاتمؒ (المتوفی ھ) نے کہا: وہ صحابی ہیں (الجرح والتعدیل ۲۷۳/۵)

۵) حافظ ابن حبانؒ (المتوفی ۳۵۴ھ) نے کہا: صحابہ میں سے ہیں (کتاب الثقات: ۲۵۲/۳)

۶) امام خطیب البغدادیؒ (المتوفی ھ) نے کہا: لہ صحبة وروایة عن النبی ﷺ (تالی تلخیص المتشابہ: ۵۳۹/۲)

۷) امام ذھبیؒ نے کہا: صحابی ہیں (الکاشف، رقم: ۳۲۷۳)، امام ذھبیؒ نے کہا: کہ بعض نے ان کو تابعی بھی کہا ہے (تاریخ الاسلام: ۶۷۴/۲)

۸) علامہ ابن عبدالبرؒ نے کہا: لاتصح صحبته (الاستیعاب: ۸۴۴/۲)

ابن عبدالبر کی رائے جمہور محدثین کے مقابلے میں درست نہیں۔ امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے کہا: کہ ابن عبدالبر اپنی کتاب الاستیعاب میں بعض صحابہ کے حالات زندگی میں تشیع کا نظریہ رکھتے ہیں (المنھاج السنۃ: ۳۷۳/۷)

۹) حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے کہا مختلف فی صحبتہ (التقریب:۳۹۷۱)

تحریر التقریب میں علامہ بشار عواد اور علامہ شعیب ارنووط نے کہا: ابن حجر رحمہ اللہ کا مختلف فی صحبتہ کہنا ابن عبدالبر کے قول سے اخذ شدہ ہے۔

جبکہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے الاصابہ فی تمییز الصحابہ میں عبدالرحمٰن بن ابی عمیرہ المزنی کو صحابی ہونا ثابت کیا ہے اور ساتھ علامہ ابن عبدالبر کا زبردست رد بھی کیا ہے۔ لکھتے ہیں:

میں کہتا ہوں: دونوں روایتیں اس نے نقل کی ہیں جس نے ان کا ذکر کیا ہے ابن فتحون سے یہ بات رہ گئی کہ جس حدیث کی طرف ابن عبدالبر نے اشارہ کیا ہے اس میں انقطاع کی علت ان کے سامنے ظاہر ہوئی تو بقیہ احادیث جن میں نبی ﷺ سے ان کے سماع کی صراحت ہے ان کا کیا کریں گے؟ اس سے زیادہ جو صحابی ہونے کو ثابت کرے وہ کیا چیز ہے؟ (الاصحابہ فی تمییز الصحابہ، رقم:۵۱۵۹ مترجم)

۱۰) علامہ ابن اثیر اور علامہ عبدالرحمان مبارک پوری نے بھی ابن عبدالبر کے قول کو ہی نقل کیا ہے، اپنی رائے نہیں دی۔

الغرض عبدالرحمٰن بن ابی عمیرہ المزنی رضی اللہ عنہ کے صحابی ہونے پر ابھی بھی کوئی شک ہے تو بغض معاویہ سے نکل کر سوچئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان گرامی ہے:

اول جیش من امتی یغزون البحر ، قد اوجبوا

میری امت میں سے پہلا گروہ جو سمندری جہاد کرے گا انہوں نے (مغفرت وجنت) کو واجب کرلیا۔ (صحیح بخاری:۲۹۲۴)

اسی حدیث کی شرح میں ابن عبدالبر لکھتے ہیں:

اس حدیث میں سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت ہے کیونکہ نبی اکرم ﷺ بوحی الٰہی ان کی کمان میں جہاد کرنے والوں کو اولین قرار دیا ہے اور انبیائے کرام علیہ السلام کے خواب وحی ہی ہوتے ہیں

۔(التمہید :۱/۲۳۵)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیمار پڑ گئے تھے اور ان کے بعد سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے وضو کا برتن سنبھال لیا اور وہ برتن لے کر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ساتھ رہنے لگے ایک دن وہ آپ ﷺ کو وضو کروا رہے تھے کہ آپ ﷺ نے ایک دو دفعہ اپنا سر مبارک ان کی طرف اٹھایا اور فرمایا:

یا معاویة! ان ولیت امرا فاتق الله عزوجل واعدل ۔

اے معاویہ! اگر تجھے حکومت ملے تو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا اور عدل کا دامن تھامے رکھنا۔

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: نبی کریم ﷺ کی اس بات کے پیش نظر مجھے یقین تھا کہ مجھے حکومت کے معاملے میں آزمایا جائے گا بالآخر یہی ہوا۔(مسند احمد:۱۶۹۳۳ وسندہ حسن)

الغرض فرمان الٰہی ہے:

یقیناً اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف فرما دیا ہے(۳/ال عمران:۱۵۵)

اس آیت سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کی غیر اجتہادی غلطیاں معاف فرما دی ہیں۔اب ان کے اختلافات کو بنیاد بنا کر کسی بھی صحابی کے بارے میں زبان کھولنا اپنی عاقبت کو برباد کرنے کے سوا کچھ نہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خواتین اور نماز

تحریر.....محمد عظیم حاصل پوری

نماز ہر بالغ مرد وزن پر فرض ہے' قرآن مجید میں خواتین کو خصوصی نماز کی تلقین کا حکم ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ﴾ . (طه:١٣٢)

''اور اپنے گھر والوں (بیویوں) کو نماز کا حکم دو۔''

خواتین کے لیے اللہ تعالیٰ نے ان کے مخصوص ایام اور نفاس کے چالیس دن تک انھیں نماز کی رخصت دی ہے مگر کچھ خواتین طہارت میں سستی کرتی ہیں اور نماز کو ادا کرنے میں تاخیر سے کام لیتی ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان (چار) کاموں کی پابندی کرنے والی عورت جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے گی اور جنت کے آٹھ دروازے ہیں

اِذَا صَلَّتِ الْمَرْأَةُ خَمْسَهَا	جب عورت پانچ نمازیں ادا کرے
وَصَامَتْ شَهْرَهَا	اور ماہ رمضان کے روزے رکھے
وَحَصَّنَتْ فَرْجَهَا	اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے
وَأَطَاعَتْ بَعْلَهَا	اور اپنے شوہر کی فرمانبرداری کرے

(صحيح الجامع الصغير (٧٧٠))

نماز کی ادائیگی کرتے وقت خواتین کو یہ ذہن میں رکھنا چاہیے کہ مرد وعورت کی نماز میں کوئی فرق

نہیں ہے سوائے اس کے کہ عورت سر پر ڈوپٹہ ضرور لے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

((لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلَاةَ حَائِضٍ إِلَّا بِخِمَارٍ))

''اللہ تعالیٰ بالغ عورت کی نماز اوڑھنی کے بغیر قبول نہیں کرتا۔''

(الترمذی، الصلاۃ، (۳۷۷) صحیح)

یعنی نماز کے دوران خواتین سر کے بال مکمل چھپا کر رکھیں۔اس کے علاوہ بعض لوگوں نے مرد اور عورت کے سجدہ کرنے کے طریقے میں فرق کیا ہے کہ مرد اپنی رانیں پیٹ سے دور رکھیں اور عورتیں اپنی رانیں پیٹ سے چپکا لیں۔ یہ فرق کسی بھی صحیح وصریح حدیث میں مذکور نہیں ہے اس حوالے سے جو روایت پیش کی جاتی ہے وہ سخت ضعیف ہے۔ وہ یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ عورتوں کے پاس گزرے جو نماز پڑھ رہی تھیں تو آپ نے فرمایا:

''جب تم سجدہ کرو تو اپنے جسم کا کچھ حصہ زمین سے ملا لیا کرو کیونکہ عورتوں کا حکم اس میں مردوں والا نہیں ہے۔''

۱۔ یہ روایت مرسل ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔۲۔ یہ روایت منقطع بھی ہے۔

۳۔اس میں سالم راوی متروک بھی ہے۔۴۔صحیح روایات کے خلاف بھی ہے۔

۵۔علامہ ابن الترکمانی حنفی نے اس کے متعلق تفصیل سے لکھا ہے دیکھیں الجوهر النقی علی السنن الکبری للبیهقی (۲/ ۲۲۳)

اس کے متعلق صحیح روایات یہ ہیں۔رسول اللہ ﷺ جب سجدہ کرتے تو اپنے ہاتھ نہ زمین پر بچھاتے اور نہ پہلوؤں سے ملاتے۔ (بخاری، الأذان(:۸۲۸)

اور آپ ﷺ نے فرمایا:''تم میں سے کوئی بھی حالت سجدہ میں اپنے بازو کتے کی طرح (زمین پر) نہ بچھائے۔'' (بخاری، الأذان، باب سنة لا يفترش ذراعيه فی السجود: ۸۲۲)

لہٰذا معلوم ہوا کہ جو سجدہ کا طریقہ مرد کا ہے وہی عورت کا ہے۔رسول اللہ ﷺ سے عورت کے لیے خاص سجدہ کے متعلق کوئی روایت صحیح ثابت نہیں لہٰذا جو خواتین زمین پر بازو بچھا کر سجدہ کرتی ہیں وہ

خلاف سنت عمل کرتی ہیں۔

علاوہ ازیں بعض لوگ ہاتھ اٹھانے یعنی رفع الیدین کرنے کی مقدار میں مرد اور عورت میں فرق کرتے ہیں کہ مرد کانوں تک ہاتھ اٹھائیں اور عورتیں کندھوں تک یہ فرق بھی کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔امام شوکانی اس کے متعلق فرماتے ہیں:

لَمْ يَرِدْ مَا يَدُلُّ عَلَى الْفَرْقِ بَيْنَ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ فِي مِقْدَارِ الرَّفْعِ

''کوئی ایسی حدیث موجود نہیں ہے جو مرد وعورت کے درمیان ہاتھ اٹھانے کی مقدار کے فرق پر دلالت کرتی ہو۔'' (نیل الاوطار (۲/ ۲۱۴)

نیز بعض مرد اور عورت کے ہاتھ باندھنے کی جگہ کے متعلق بھی فرق کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ مرد ہاتھ زیر ناف باندھے اور عورت سینے پر جبکہ اس فرق کے ساتھ کوئی صحیح صریح روایت موجود نہیں ہے۔صحیح یہ ہے کہ مرد اور عورت کو ہاتھ سینے پر باندھنا چاہئے۔سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى عَلَى صَدْرِهِ))

''میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ ﷺ نے اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھ کر سینے پر باندھا''

(ابن خزیمه، الصلاة، باب رفع اليمين على الشمال فى الصلاة :۱/ ۲۴۳، ۳۷۹)

یہ روایت صحیح ہے۔بہت سے محدثین نے اسے صحیح کہا ہے۔

جبکہ زیر ناف ہاتھ باندھنے والی روایت انتہائی ضعیف ہے اس کے متعلق علامہ عبدالحئ لکھنوی نے حاشیہ ہدایہ (۱/۱۰۲) اور شیخ ابن الہمام نے فتح القدیر شرح الہدایہ (۲۰۱) پر ضعیف قرار دیا ہے۔جبکہ علامہ ابن نجیم حنفی بحر الرائق شرح کنز الدقائق (۱/۳۲۰) میں لکھا ہے کہ نماز میں ہاتھ باندھنے کی جگہ متعین کرنے والی کوئی بھی حدیث صحیح نہیں ہے سوائے ابن خزیمہ کی روایت کے جو اوپر گزر چکی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسائل نسواں

عورتوں کا ناک، کان چھدوانا

تحریر.....مقبول احمد سلفی

اسلام میں عورتوں کو اپنے شوہر کے لئے زینت اختیار کرنے کی اجازت ہے۔ ناک اور کان چھدوانا بھی زینت کے طور پہ ہے۔ اس لئے اس کی اجازت ہے۔ نبی ﷺ کے زمانے میں عورتیں زینت کے طور پہ کان میں بالیاں ڈالتی تھیں۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

((أن النبيَّ صلَّى اللهُ عليه وسلَّم صلَّى يومَ العيدِ ركعتَينِ ، لم يُصَلِّ قبلَها ولا بعدَها ، ثم أتى النساءَ ومعَه بلالٌ ، فأمرَهن بالصدقةِ ، فجعلَتِ المرأةُ تُلقي قِرطَها))صحيح البخاري(٥٨٨٣)

''نبی ﷺ نے عید کے دن دو رکعت ادا کی اور نہ تو اس سے پہلے کوئی نماز پڑھی اور نہ ہی بعد، پھر آپ ﷺ بلال رضی اللہ عنہ کے ساتھ عورتوں کی جانب آئے اور انہیں صدقہ کا حکم دیا تو عورتیں اپنے کانوں کی بالیاں نکالنے لگیں۔''

اس حدیث کی بنیاد پہ عورتوں کا کان چھدوانا اور اس میں بالیاں پہننا جائز ٹھہرا۔ گو کہ اس حدیث میں ناک میں پہننے کا ذکر نہیں ہے مگر ممکن ہے کہ ناک میں بھی پہنتی ہوں گی اور پھر ناک میں پہننے کی ممانعت نہیں ہے اس وجہ سے یہ کہا جائے گا کہ کان کی طرح ناک میں بھی زینت کے طور پہ نتھنی کا استعمال جائز ہے۔

کچھ لوگوں نے چہرے پہ مارنے، جسم کے تکلیف میں نہ واقع ہونے اور اللہ کی خلقت نہ بدلنے والے نصوص سے استدلال کرتے ہوئے ناک میں چھید کرنے سے منع کیا ہے حالانکہ ناک میں چھید کروانے سے معمولی تکلیف ہوتی ہے اور معمولی سا سوراخ ہوتا ہے اسے عرف عام میں نہ تو حرج کہا جائے گا اور نہ ہی یہ اللہ کی تخلیق میں تبدیلی شمار کی جائے گی۔ زینت کے طور پہ یہ معمولی سا زخم کوئی

معنی نہیں رکھتا جیسا کہ دیکھتے ہیں ضرورت کے تحت جسم کا چیر پھاڑ کیا جاتا ہے اور یہ جائز ہے۔

بہت سارے علماء نے اس کے جواز کا فتوی دیا ہے جن میں شیخ ابن باز، شیخ عبداللہ بن غدیان، شیخ صالح فوزان، شیخ عبدالعزیز آل شیخ، شیخ بکر ابوزید اور شیخ ابن عثیمین رحمہم اللہ وغیرہ شامل ہیں۔

چند باتیں قابل توجہ ہیں:

① .....ناک کان چھدانا زینت کے طور پہ صرف عورت کے لئے جائز ہے، مردوں کے لئے نہیں۔

② .....آج کل ایسی بھی کان کی بالیاں بازار میں دستیاب ہیں جن کے پہننے میں ناک کان چھدانے کی ضرورت نہیں پڑتی، اگر کوئی اس قسم کا سامان استعمال کرے تو بہت اچھا۔ جب چاہے پہنے اور جب چاہے اتار کر رکھ دے۔ اس سے دونوں حالت میں خوبصورتی ملے گی، جب کان ناک چھدے ہوں اور ان میں زینت کا سامان نہ ہو تو اچھا نہیں لگتا۔

③ .....بعض عورتیں ناک اور کان میں متعدد سوراخ کرتی ہیں جس سے زینت کی بجائے مشقت ظاہر ہوتی ہیں۔ اس سے بچا جائے۔

④ .....ناک میں نتھنی پہنتے وقت دھیان رہے کہ وضو یا غسل کرتے وقت پانی مکمل جگہ پہ پہنچے، اگر کچھ حصے پہ پانی نہ پہنچنے کا امکان ہو تو نتھنی اتار کر وضو اور غسل کرے۔

⑤ .....اگر ناک کان چھدوانا ہو تو بچپن میں ہی یہ کام کرلیا جائے کیونکہ اس وقت احساس کم ہوتا ہے جیسے بچوں کا ختنہ ہے۔

جماوی الاول کے اہم واقعات

۱.....غزوہ موتہ جس میں سیدنا جعفر طیارؓ شہید ہوئے تھے ماہ جمادی الاولیٰ ۸ھ کو پیش آیا۔

ابن سعد (۱/ ۳٤۷)

۲.....خلیفہ ھارون الرشید ماہ جمادی الاولیٰ ۱۹۳ھ کو فوت ہو گئے۔

تاریخ مدینة الاسلام (۱٦/ ۱۸/)

۳.....آخری مغل بادشاہ بہادر شاہ ظفر کو ماہ جمادی الاولیٰ ۱۲۷۹ھ کو شہید کر دیا گیا۔

۲۳ مارچ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دو قومی نظریہ

[تحریر..... محمد عظیم حاصل پوری، مجیب الرحمٰن سیاف]

دوقومی نظریہ آفاقی نظریہ ہے جہاں بھی ایک خدا کی پرستش کرنے والے اور معبودان باطلہ کو پوجنے والے موجود ہیں وہاں دوقومی نظریہ موجود ہے ایک طرف اولیاء الرحمٰن ہیں تو دوسری طرف اولیاء الشیطان۔ ایک طرف رب السموات والارضین کی وحدانیت پر یقین رکھنے والے اور دوسری طرف منکر۔ دوقومی نظریے کی بنیاد مذہب ہے۔ بقول اقبال

قوم مذہب سے ہے مذہب جو نہیں تم بھی نہیں
جذب باہم جو نہیں محفل انجم بھی نہیں

یہ دوقومی نظریہ ہی تھا جس کی وجہ سے انبیاء ورسل اور اولیاء وصلحاء کو ظلم وتشدد کا سامنا کرنا پڑا اور پابند سلاسل ہونا پڑا۔ اگر سب ایک ہی ہیں تو پھر ظلم کیوں؟ داستان ظلم اس بات کی دلیل ہے کہ سب ایک نہیں بلکہ نظریہ ان میں تفریق کرتا ہے۔ جب سے کائنات میں وجود انسانیت ہے تب سے دوقومی نظریہ موجود ہے۔ نبی معظم رسول محتشم، خاتم الانبیاء والامم محمد رسول اللہ ﷺ نے جب کوہ صفا پر چڑھ کر ایک الہ کی پرستش کی دعوت دی تھی۔ یہی دوقومی نظریہ تھا اگر دوقومی نظریہ نہ ہوتا تو ابولہب گستاخی پر نہ اترتا۔ اپنی زبان سے نازیبا کلمات استعمال نہ کرتا اور خود تباہی وبربادی کا حق دار نہ ٹھہرتا۔

دوقومی نظریہ اور قریش مکہ کی تجویز:

دوقومی نظریہ کی ترجمانی اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب مقدس میں اس طرح فرمائی جب اکابر قریش مکہ یہ تجویز لے کر آئے تھے اے محمد آؤ جسے آپ پوجتے ہیں اسے ہم بھی پوجیں اور جسے ہم پوجتے ہیں آپ بھی اس کی پوجا کریں اس طرح ہم اور آپ اس کام میں مشترک ہو جائیں گے اگر تمھارا معبود ہمارے معبود سے بہتر ہے تو ہم اس کی نوازشات کے حق دار ٹھہریں گے اور اگر ہمارا معبود تمھارے معبود سے

بہتر نکلا تو آپ اس کی نوازشات کے حق دار ٹھہریں گے' اس وقت رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''میں اپنے رب کی طرف سے صحیح راہنمائی کا منتظر ہوں۔'' اس پر اللہ تعالیٰ نے سورتا لکافرون نازل فرمادی:

''(اے پیغمبر! منکرانِ اسلام سے) کہہ دو کہ اے کافرو! جن (بتوں) کو تم پوجتے ہو ان کو میں نہیں پوجتا۔ اور جس (اللہ) کی میں عبادت کرتا ہوں اس کی تم عبادت نہیں کرتے۔ اور (میں پھر کہتا ہوں کہ) جن کی تم پرستش کرتے ہو ان کی میں پرستش کرنے والا نہیں ہوں۔ اور نہ تم اس کی بندگی کرنے والے (معلوم ہوتے) ہو جس کی میں بندگی کرتا ہوں۔ تم اپنے دین پر میں اپنے دین پر۔'' فتح الباری: ۸/ ۹۳۷، السیرۃ لابن ھشام ۱/ ۳۶۲۔

اور اس انداز میں بھی اللہ تعالیٰ نے دوقومی نظریے کی ترجمانی کی: ''اے ایمان والو! مشرک پلید ہیں تو یہ اس سال کے بعد مسجد حرام کے قریب نہ آئیں۔'' (التوبۃ: ۲۸)

دوقومی نظریہ اور مشرکین طرزِ عمل:

جو سینکڑوں اور لاکھوں معبودوں کی محبت اپنے دلوں میں رکھتے ہیں ان کے لیے خدائے واحد کی پرستش اور اس کی یکتائی کا اعلان گراں گزرتا ہے اللہ تعالیٰ قرآن مقدس میں فرماتے ہیں:

''اور جب اس اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان لوگوں کے دل تنگ پڑ جاتے ہیں جو آخرت پر یقین نہیں رکھتے اور جب ان کا ذکر ہوتا ہے جو اس کے سوا ہیں تو اچانک وہ بہت خوش ہو جاتے ہیں۔''

(الزمر: ٤٥)

رسول اللہ ﷺ کا سفر طائف اور دوقومی نظریہ:

رسول اللہ ﷺ جب طائف کے لوگوں کے پاس دعوت توحید لے کر گئے تو ان لوگوں نے حبیب خدا کے ساتھ جو ناروا سلوک کیا وہ آج بھی تاریخ نے محفوظ رکھا ہے۔ طائف والا دن رسول کریم ﷺ کے لیے انتہائی تکلیف دہ اور مشکل دن تھا۔ جب آپ لہولہان ہو کر پریشانی اور غم میں ڈوبے واپس پلٹ رہے تھے تو آپ فرماتے ہیں:

''میں نے اپنا سر اٹھایا تو ایک بادل مجھ پر سایہ فگن تھا جس میں جبرائیل علیہ السلام تھے انھوں نے مجھے آواز

دی اور کہا کہ اللہ عزوجل نے آپ کی قوم کا جواب سن لیا ہے اور آپ کی طرف پہاڑوں کا فرشتہ بھیجا ہے آپ فرماتے ہیں مجھے پہاڑوں کے فرشتے نے بلایا اور سلام کہا اور کہا اے محمد اللہ تعالیٰ نے آپ کی قوم کی بات جو انھوں نے آپ سے کہی سن لی ہے اور مجھے آپ کی طرف اللہ نے بھیجا ہے آپ کا جو حکم ہو اگر آپ چاہیں تو میں دونوں پہاڑوں کو ملا دوں تو نبی ﷺ نے اس سے فرمایا:

''بلکہ میں امید رکھتا ہوں کہ اللہ ان کی پشتوں سے ایسے لوگ کو نکالے گا جو اکیلے اللہ کی عبادت کریں گے اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں بنائیں گے۔'' بخاری، (۳۲۳۱)

آپ کا زخمی ہونا، غم زدہ ہو کر لوٹنا اور فرشتے کا آ کر یہ کہنا کہ میں ان کو دو پہاڑوں میں رکھ کر پیس دوں اس بات کی دلیل ہے کہ یہ دو قومی نظریہ تھا۔

دو قومی نظریہ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی برصغیر میں آمد:

نبی ﷺ نے جو دعا کی تھی کہ اللہ ان کی پشتوں سے ایسے لوگ نکالے گا جو صرف اس کی عبادت کریں گے تو آپ دعا اس انداز میں پوری ہوئی کہ یہاں کے قبائل میں بنو ثقیف نے اسلام قبول کیا اور برصغیر میں سب سے پہلے آنے والے اور دو قومی نظریہ کی ترویج و اشاعت کرنے والے اسی قبیلہ کے اور ایک ہی باپ کے تین بیٹے تھے حضرت عثمان بن ابی العاص ثقفی، حضرت حکم بن ابی العاص ثقفی اور حضرت مغیرہ بن ابی العاص ثقفی رضی اللہ عنہم۔

مختلف ادوار میں برصغیر میں آنے والے پچیس صحابہ کا ذکر ملتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں بارہ صحابہ آئے جن میں تین کا اوپر ذکر ہو چکا ہے اور باقی ربیع بن زیاد حارثی، حکم بن عمر ثعلبی غفاری، عبداللہ بن عبداللہ انصاری، سہل بن عدی انصاری، شہاب بن مخارق تمیمی، صحار بن عباس عبدی، عاصم بن عمرو تمیمی، عبداللہ بن عمیر اشجعی اور نسیر بن دسیم عجلی رضی اللہ عنہم۔

پانچ صحابہ حضرت عثمان کے دور میں برصغیر تشریف لائے جن کے نام یہ ہیں: حکیم بن جبلہ عبدی، عبیداللہ بن معمر تمیمی، عمیر بن عثمان بن سعد، مجاشع بن مسعود سلمی، عبدالرحمٰن بن سمرہ قرشی رضی اللہ عنہم۔

تین صحابہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دور میں آئے۔ خریت بن راشد سامی، عبداللہ بن سوید تمیمی، کلیب ابو وائل رضی اللہ عنہم۔ چار صحابہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور میں تشریف لائے۔ مہلب بن ابو صفرہ ازدی،

عبداللہ بن سوار عبدی، یاسر بن سوار عبدی، سنان بن سلمہ ہذلی رضی اللہ عنہم۔ اور ایک صحابی یزید کے دور میں آئے جن کا نام منذر بن جارود عبدی رضی اللہ عنہ تھا۔ صحابہ کی یہ تعداد مختلف کٹھن مراحل طے کرنے کے بعد ہندوستان میں پہنچی۔ سبب کیا تھا؟ دوقومی نظریہ۔ اللہ کی زمین پر اللہ کی عبادت ہو اور اسی کا قانون ہو۔

محمد بن قاسم کی سندھ آمد:

ان کا تعلق طائف کے قبیلہ بنوثقیف سے تھا۔ یہ بھی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کا ثمرہ تھا۔ بنوثقیف کے یہ سپوت سترہ سال کی عمر میں فارس کی مہم پر گئے پھر اس کے تقریباً دس سال بعد ستائیس سال کی عمر میں حجاج بن یوسف نے آپ کو ۹۳ ہجری میں سندھ کی طرف روانہ کیا۔ اسلامی لشکر کی کمان کرتے ہوئے دیبل یعنی کراچی تک آئے پھر یہاں سے کفر کے ستونوں کو گراتے ہوئے دین حق کو بلند کرتے ہوئے ملتان کی سرزمین تک پہنچے۔

یہ محض اسفار نہیں تھے بلکہ دو تہذیبوں کی جنگ تھی دوقومی نظریہ تھا۔ اسی لیے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، تابعین عظام رحمہم اللہ اپنے گھروں سے نکلے بہت کم ایسے تھے جو اپنے وطن واپس جا سکے ان کے پیش نظر ایک ہی چیز تھی: رب کی دھرتی.....رب کا نظام

اور وہ اس مشن پر تھے: ہر ملک ملک ما است.....کہ ملک خدائے ما است

اسلام اور ہندوازم:

اسلام اور ہندوازم دو الگ الگ نظریے ہیں ان کے ماننے والے ایک سرزمین میں رہنے کے باوجود دلی طور پر ایک دوسرے کے قریب نہیں ہو سکتے۔ اس لیے کہ مسلمانوں کا معبود ایک معبود ہے اور ہندو ہر اس چیز کو معبود مانتے ہیں جو ان کے لیے نفع و نقصان کا سبب بنتی ہے۔ اسلام مساوات اور برابری کا درس دیتا ہے اور ہندوازم ذات پات کا۔ یہی وجہ ہے کہ صدیوں اکٹھے رہنے کے باوجود ایک نہیں ہو سکتے۔ عادات و خصائل، رسوم و رواج تو ایک ممکنہ حد تک ایک دوسرے کے قبول کر سکتے ہیں لیکن نظریات نہیں۔ دوقومی نظریہ ہی ہے کہ مسلمان گائے کو ذبح کر کے اس کا گوشت کھاتے ہیں اور ہندو اس کو اپنی ماں اور مقدس جانور مانتے ہیں اور اس کی پرستش اور پوجا کرتے ہیں۔ پاکستان کا وجود بھی دو قومی نظریہ کی وجہ سے قائم ہوا۔ البیرونی نے اپنی مشہور کتاب ''کتاب الہند'' میں کہا تھا:

''ہندوستان میں ہندو اور مسلمان صدیوں تک ساتھ رہنے کے باوجود دو الگ الگ دھاروں کی طرح اپنی اپنی راہ پر چل رہے ہیں جو کبھی کبھی ایک دوسرے چھو لیتے ہیں لیکن مدغم نہیں ہوتے۔''

دوقومی نظریہ اور ہجرت:

۱۴/اگست ۱۹۴۷ء کو ہونے والی دنیا کی ایک بہت بڑی ہجرت جس کا سبب بھی دوقومی نظریہ تھا۔ جسے ۲۳ مارچ ۱۹۴۰ء کو برصغیر پاک وہند میں پیش کیا گیا تھا وگرنہ ہستے بستے گھر، اپنی املاک، جائیدادیں، کھیت اور کھلیان لوگ نہ چھوڑتے۔ کتنے تھے جو خاندان قافلوں کی صورت چلے تو ان کا کوئی فرد اس ارض پاک پر قدم نہ رکھ سکا۔ کتنے قافلے لٹے، عصمتیں لٹیں، ماؤں سے ان کے جگر گوشے چھینے گئے اور نیزوں میں پرو دیے گئے۔ آخر اتنی بڑی قربانی اور ہجرت کے پیچھے کون سے قوت اور طاقت کارفرما تھی۔؟

دوقومی نظریہ اور احسان فراموش لوگ:

آج جب ہم بڑی آزادی کے ساتھ اپنی عبادات اور معاملات کو جاری رکھے ہوئے ہیں تو یہ صرف اس وجہ سے ہے کہ ہم جس سرزمین پر رہ رہے ہیں وہ صرف رب کے نام پر کلمہ کے نام پر حاصل کی گئی ہے کچھ احسان فراموش لوگ آج دوقومی نظریہ پر تنقید کرتے سنائی دیتے ہیں اور اسے ماضی کا ایک قصہ گردانتے ہیں اور شاید یہی وجہ ہے کہ سکولوں، کالجوں میں موجودہ نصاب میں اس قدر تبدیلی کر دی گئی کہ نسل دوقومی نظریے سے شناسائی حاصل نہ کر سکے۔ انھیں کیا خبر کہ ایک مسلمان کا وجود خود دوقومی نظریہ کی دلیل ہے۔ جو لوگ قوم اور مذہب دونوں کو ایک دوسرے سے الگ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں انھیں یہ بھی معلوم نہیں کہ قوم بنتی ہی مذہب سے ہے کسی قوم کا وجود مذہب کی بنیاد پر ہی ہوتا ہے۔ مذہب جو نہیں تو قوم بھی نہیں۔ جو لوگ یہ سمجھتے ہیں قوم ایک وطن اور ملک میں رہنے والے افراد سے وجود پاتی ہے ان کا نظریہ اور سوچ بالکل فرسودہ ہے۔ اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

رسول اللہ ﷺ کی بعثت کا مقصد:

رسول اللہ ﷺ کی بعثت کا مقصد بھی یہی تھا کہ اللہ کی زمین پر اللہ کا کلمہ بلند ہو کسی اور کے لیے بلندی اور حکمرانی نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتے ہیں:

''وہی تو ہے جس نے اپنے پیغمبر کو ہدایت اور دینِ حق دے کر بھیجا تا کہ اسے اور سب دینوں پر غالب کرے خواہ مشرکوں کو بُرا ہی لگے۔'' (الصف: ۹)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''مجھے لوگوں سے لڑنے کا حکم ملا ہے یہاں تک کہ اس بات کی گواہی دے دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ نماز قائم کریں، زکوۃ دیں، جب یہ ایسا کرلیں تو انھوں نے مجھ سے اپنے خون اور مال بچالیے مگر اسلام کا حق (باقی رہے گا) اور ان کا حساب اللہ پر ہے۔'' بخاری (۲۵) و مسلم (۲۰)

مساجد اور عبادت گاہوں کا قیام:

مساجد اور عبادت گاہوں کا قیام اور ان کا مسمار کیا جانا دو قومی نظریے کی واضح دلیل ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتے ہیں:

''یہ وہ لوگ ہیں کہ اپنے گھروں سے ناحق نکال دیئے گئے (انہوں نے کچھ قصور نہیں کیا) ہاں یہ کہتے ہیں کہ ہمارا رب، اللہ ہے اور اگر اللہ لوگوں کو ایک دوسرے سے نہ ہٹاتا رہتا تو (راہبوں کے) خلوت خانے اور (عیسائیوں کے) گرجے اور (یہودیوں کے) عبادت خانے اور (مسلمانوں کی) مسجدیں جن میں اللہ کا بہت سا ذکر کیا جاتا ہے ویران ہوچکی ہوتیں اور جو شخص اللہ کی مدد کرتا ہے اللہ اُس کی ضرور مدد کرتا ہے بیشک اللہ قوت والا اور سب پر غالب ہے۔'' (الحج: ٤٠)

الغرض جہاں بھی مسلمان رہتے ہیں وہ ایک قوم کی حیثیت سے رہتے ہیں ان کا الگ قومی تشخص ہے جو کسی دوسرے کے ساتھ نہیں مل سکتا، ان کی حکومت وہاں وہاں تک ہے جہاں جہاں تک اللہ کی زمین ہے۔

چین وعرب ہمارا ہندوستان ہمارا
مسلم ہیں ہم، وطن ہے سارا جہاں ہمارا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

علم وادب

مدینہ یونیورسٹی میں داخلہ حاصل کرنے کا طریقہ کار اور سہولیات

تحریر.....احسان بن قاری عبدالرحیم کلیم

مختصر تعارف:

جامعہ اسلامیہ ایک سرکاری سعودی یونیورسٹی ہے جو مملکت سعودی عرب کی وزارت اعلیٰ تعلیم کے ماتحت ہے، اس کا قیام سن 1381 ہجری میں عمل میں آیا، اور یہ اپنے مقصد کے لحاظ سے ایک اسلامی عالمی اور ذمہ داری کے اعتبار سے عربی اور سعودی ادارہ ہے. اس وقت جامعہ میں پانچ فیکلٹیز (کالجز) ہیں جو یہ ہیں:

1۔شریعہ فیکلٹی

اس کا مقصد اسلامی فقہ اور اس کے اصول پر توجہ دینا اور شرعی علوم نیز دیگر معاون علوم سے واقف کرانا ہے، اس فیکلٹی میں مندرجہ ذیل شعبے ہیں:

ا۔شعبہ فقہ.....ب -شعبہ اصول فقہ.....ج -شعبہ قضاء وشرعی سیاست.

یہ فیکلٹی شرعی علوم میں گریجویشن، قضاء وشرعی سیاست میں اعلیٰ ڈپلومہ اور تمام خصوصی مضامین میں ماسٹر اور ڈاکٹریٹ کی سندیں عطا کرتی ہے.

2۔ دعوت واصول دین فیکلٹی.

اس کا مقصد اسلامی عقیدے پر توجہ دینا اور شرعی علوم نیز دیگر معاون علوم سے واقف کرانا ہے، اس فیکلٹی میں مندرجہ ذیل شعبے ہیں:

ا۔شعبہءعقیدہ.....ب -شعبہءدعوت.....ج -شعبہءاسلامی تاریخ.....د-شعبہءتربیت۔

یہ فیکلٹی دعوت واصول دین میں گریجویشن، دعوت میں اعلیٰ ڈپلومہ اور تمام خصوصی مضامین میں ماسٹر اور

ڈاکٹریٹ کی سندیں عطا کرتی ہے۔

3۔ قرآن کریم اور اسلامی علوم فیکلٹی

اس کا مقصد قرآن مجید کے حفظ وتفسیر اور علوم قرآن مجید پر توجہ دینا اور شرعی علوم نیز دیگر معاون علوم سے واقف کرانا ہے، اس فیکلٹی میں مندرجہ ذیل شعبے ہیں:

ا۔شعبہ قراءات.....ب -شعبہ تفسیر

یہ فیکلٹی قرآن کریم اور اسلامی علوم میں گریجویشن اور تمام خصوصی مضامین میں ماسٹر اور ڈاکٹریٹ کی سندیں عطا کرتی ہے۔

4۔حدیث شریف اور اسلامی علوم فیکلٹی

اس کا مقصد سنت نبوی اور اس کے علوم پر توجہ دینا، ان کی خدمت کرنا اور شرعی علوم نیز دیگر معاون علوم سے واقف کرانا ہے، اس فیکلٹی میں مندرجہ ذیل شعبے ہیں:

ا۔شعبہ فقہ.....ب -شعبہ فقہ ومصادر سنت.....ج -شعبہ علوم الحدیث۔

یہ فیکلٹی حدیث شریف اور اسلامی علوم میں گریجویشن اور تمام خصوصی مضامین میں ماسٹر اور ڈاکٹریٹ کی سندیں عطا کرتی ہے۔

5۔ عربی زبان کی فیکلٹی۔

اس کا مقصد عربی زبان کے علوم وآداب پر توجہ دینا اور شرعی علوم نیز دیگر معاون علوم سے واقف کرانا ہے، اس فیکلٹی میں مندرجہ ذیل شعبے ہیں:

ا۔شعبہ لُغویات۔

ب -شعبہ بلاغت وادب۔

یہ فیکلٹی عربی زبان میں گریجویشن اور تمام خصوصی مضامین میں ماسٹر اور ڈاکٹریٹ کی سندیں عطا کرتی ہے۔ان فیکلٹیز کے علاوہ جامعہ میں یہ ادارے ہیں: ادارہ تدریس عربی زبان برائے غیر عرب طلبہ، سیکنڈری اسکول، مڈل اسکول، دارالحدیث مکیہ اور دارالحدیث مدنیہ۔

(وظیفہ جات) طلبہ کو دی جانے والی خصوصی سہولیات

1۔ متعین قواعد کے مطابق طالب علم کے داخلے کے وقت اور ہر تعلیمی سال کے آخر میں سفر کے ٹکٹ کا انتظام (تقریباً ہر سال 2 ماہ چھٹیاں ہوتی ہیں)۔

2۔ ماہانہ وظیفہ.....3۔ ممتاز طلبہ کے لئے نمایاں کارکردگی کا وظیفہ.....4۔ فرنشڈ رہائش کا انتظام.....5۔ علامتی فیس کے بدلے جامعہ کے ڈائننگ ہال میں کھانے کا انتظام

6۔ جامعہ کے دواخانے (ہسپتال) میں طبی نگہداشت کا انتظام

7۔ متعین نظام الاوقات کے مطابق جامعہ سے مسجد نبوی تک نمازوں کے لئے آمد و رفت اور عمرے کے سفر میں بسوں کا انتظام

8۔ جامعہ کے ثقافتی، تربیتی اور ورزشی سہولیات سے فائدہ اٹھانے کا اختیار

داخلے کی شرطیں:

تعلیمی وظیفے کے امیدوار کا ان شرطوں پر پورا اترنا ضروری ہے:

1۔ طالبعلم مسلمان اور اچھی سیرت و کردار کا مالک ہو۔

2۔ مملکت سعودی عرب یا بیرون مملکت سے عام سیکنڈری اسکول (ایف اے) یا اس کے مساوی سند (ثانویہ خاصہ) کا حامل ہو۔ یاد رہے مساوی سند صرف مدینہ یونیورسٹی کے الحاق شدہ اداروں کی قبول ہوگی۔

4۔ سند حاصل کئے ہوئے پانچ سال سے زیادہ کا عرصہ نہ گذرا ہو۔

5۔ جامعہ کے قواعد وضوابط کی پابندی کا عہد کرے۔

6۔ طبی لحاظ سے صحیح (تندرست) ہو۔

7۔ تعلیمی وظیفے کے امیدوار کی عمر پچیس سال سے زیادہ نہ ہو۔

8۔ قرآن کریم کی فیکلٹی میں داخلے کا خواہش مند پورے قرآن کریم کا حافظ ہو۔

9۔ متعلقہ ادارے کی طرف سے ہونے والے امتحان یا انٹرویو میں کامیاب ہو۔

10۔ ہر اس شرط پر پورا اترے جو جامعہ کی مجلس لگائے۔

11۔ تعلیم کے لئے لازماً مکمل طور پر اپنے آپ کو فارغ رکھے۔

12۔ اگر سیکنڈری کی سند مملکت سعودی عرب کی ہے تو قدرات عامہ کے امتحان کی سند بھی حاصل کر چکا ہو۔

اہم ہدایات:

1۔ جامعہ میں داخلے کی درخواستیں قبول کرنے کے لئے دنیا بھر میں کہیں بھی جامعہ کا کوئی دفتر یا نمائندہ نہیں ہے، اسی طرح جامعہ اپنے ہاں داخلے کی درخواست دینے کی کوئی فیس بھی نہیں لیتا ہے۔

2۔ طالب علم کو چاہیے کہ وہ بذات خود درخواست پیش کرے، اور درخواست پیش کرنے کی کاروائی مکمل ہونے کے بعد دیے جانے والے نمبر کی حفاظت کی ذمہ داری بھی خود اٹھائے۔

3۔ جامعہ ایک علمی اور ثقافتی ادارہ ہے اس کا مقصد دعوت، گریجویشن اور اعلی (پوسٹ گریجویشن) تعلیم، علمی تحقیقی تالیفات کی تیاری، تراجم اور اشاعت، اور اسلامی میراث کی دیکھ بھال کے ذریعے اسلام کے پیغام کو پہنچانا ہے۔

4۔ جامعہ میں تعلیم عربی زبان میں ہوتی ہے۔

5۔ جامعہ میں داخلے کی صرف درخواست پیش کرنے سے طالب علم کے داخلے کے بارے میں جامعہ کی کوئی ذمہ داری نہیں ہوگی جب تک طالب علم کو داخلے کی اطلاع نہ دی جائے۔

6۔ داخلے کی درخواست میں درج معلومات پر اسی وقت بھروسہ کیا جائیگا جب ان کے ثبوت کے طور پر متعلقہ دستاویز بھی پیش کئے جائیں (اوریجنل ڈاکومنٹس)۔

7۔ جعلی دستاویز پیش کرنے والا سزا کا مستحق ہوگا اور اس کا داخلہ ختم کر دیا جائے گا۔

8۔ جامعہ کے قوانین کی رو سے طالب علم کے پہنچنے کے بعد جامعہ اس کی تعلیمی سمت (مرحلہ اور فیکلٹی وغیرہ) متعین کرے گا۔

9۔ داخل شدہ طالب علم کو جامعہ کے ویب سائٹ سے، پھر متعلقہ ائیر لائنز سے رجوع کرنے پر ٹکٹ نمبر دیا جائے گا۔

10۔ جامعہ کے تعلیمی نظام اور متعلقہ قوانین سے واقفیت اور مسلسل باخبری منظور شدہ طالب علم کی ذمہ داری ہوگی۔

11۔ کاغذی اقرار ناموں، وعدوں اور تنبیہات کی طرح طالب علم اس کی الیکٹرانک فائل میں موجود تمام الیکٹرانک اقرار ناموں، وعدوں اور تنبیہات کا بھی پابند ہوگا اور استعمال کرنے والے کے نام (user name)) اور طالب علم کے خاص نمبر (pass word)) کے ذریعے وقفے وقفے سے اس الیکٹرانک فائل سے رجوع کرتے رہنا بھی طالب علم کی ذمہ داری ہوگی، اسی طرح ان تمام الیکٹرانک معاملات کا بھی وہی حکم ہوگا جو طالب علم کے خاص استعمال کرنے والے کے نام سے کئے جائیں گے۔

12۔ وہ تمام اقرار نامے، وعدے اور شرطیں جن سے طالب علم اس درخواست کے ذریعے واقف اور پابند ہو رہا ہے وہ عربی زبان میں اس کی فائل میں رکھے جائیں گے۔

مطلوبہ کاغذات یہ ہیں:

سیکنڈری تعلیم کی سند (ایف اے).....سکنڈری کے درجات (مارکس شیٹ).....حسن سیرت وکردار کی سند (پولیس سرٹیفکیٹ)..... پیدائش کی سند (برتھ سرٹیفکیٹ)..... پاسپورٹ..... شناختی کارڈ..... 4*6 سائز کی ایک صاف اور تازہ فوٹو.....فوٹو لازماً کھلے سر، بغیر چشمے، اور سفید پس منظر کے ساتھ ہوں.....کسی قابل اعتماد طبی مرکز سے دی گئی تازہ طبی رپورٹ، جو اعضاء اور حواس کے صحیح سالم ہونے اور متعدی بیماریوں میں مبتلا نہ ہونے کی وضاحت کرے۔

جس ملک میں طالب علم رہ رہا ہو اس کے کسی اسلامی ادارے یا جامعہ کی جانی پہچانی دو اسلامی شخصیات کے طرف سے دیے ہوئے تعارفی خط جن میں طالب علم کے حالات، نمازوں کے اہتمام اور اسلامی آداب کی پابندی کا بیان ہو۔ (جو پیدائشی مسلمان نہ ہو اس کے لئے) اسلام میں داخل ہونے کی سند' کاغذات کی فوٹو زنسلک کئے بغیر درخواست بھیجنا ممکن نہیں ہے۔

درخواست پیش کرنے کے طریقہ کی توضیح مندرجہ ذیل لنک میں ہے۔

http://admission.iu.edu.sa/HowToApplay.aspx

تبلیغی رپورٹ

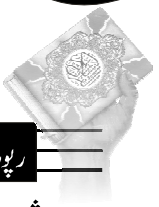

رپورٹر.....حافظ زبیر الرحمٰن (سرکولیشن منیجر مجلّہ المحمدیہ نمائندہ خصوصی نوید ضیاء)

اس رپورٹ میں شیخ محترم محمد عظیم حاصل پوری صاحب کے تبلیغی پروگرامز اور دروس کو تاریخی دستاویز کے لیے محفوظ کیا جارہا ہے۔ یہ رپورٹ ہر ماہ کی 20 تاریخ سے 20 تاریخ تک پیش کی جائے گی۔ان شاءاللہ

الحمدللہ شیخ محترم مستقل خطبہ جمعہ جامع مسجد محمدی اہلحدیث جالندھر کالونی حاصل پور میں پڑھاتے ہیں اور مسجد ھذا میں روزانہ نماز فجر کے بعد ترجمہ کلاس پڑھاتے ہیں جس کا اس وقت 17 ویں پارہ پڑھا جا رہا ہے اور روزانہ نماز عشاء کے بعد درس بخاری ارشاد فرماتے ہیں۔ وللہ الحمد

۱۔ بروز ہفتہ بتاریخ 30-1-2016 بعد نماز ظہر جامع مسجد سیدنا علیؓ 160/M والی کالونی چھونا والا میں مسجد کے افتتاح کے موقعہ رپ شیخ محترم نے درس قرآن دیا۔

۲۔ بروز اتوار بتاریخ 31-1-2016 بعد نماز مغرب جامع مسجد محمدی گلی نمبر 2 حاصل پور میں شیخ محترم نے درس قرآن دیا۔

۳۔ بروز بدھ..... بتاریخ 3-2-2016 گلبرک ٹاؤن مسجد اقصی میں بعد نماز مغرب شیخ محترم نے درس قرآن دیا۔

۴۔ بروز جمعہ..... بتاریخ 5-2-2016 یوم یکجہتی کشمیر کے موقعہ پر نظریہ پاکستان رابطہ کونسل اور جماعت اسلامی کے تحت، صبح 10 بجے شیخ محترم نے خطاب کیا۔ اور خطبہ جمعہ کے بعد بندھن میرج حال میں محترم عبدالخالق (بستی نصیر پور والے) کی بیٹی کے نکاح کے موقعہ پر حاضرین کو مختصر نصیحت کی۔

۵۔ بروز اتوار..... بتاریخ 7-2-2016 کو بھائی صفدر بھائی افضل سندھو کے ماموں جان کا نماز جنازہ صبح 10 بجے شیخ محترم نے 155 مراد چھوٹی میں پڑھایا۔ بعدازاں بھائی یونس بجلی والے کے گھر

ایک دعوتی پروگرام میں دن ساڑھے 12 بجے اور دوپہر 2 بجے طارق بھائی اولڈ حاصل پور والے کے گھر دعوت عقیقہ میں شیخ محترم نے شرکت کی۔

۶.....بروز منگل بتاریخ 9-2-2016 بعد نماز مغرب شیخ محترم نے چک 63 فتح میں جامع مسجد عائشہؓ میں درس قرآن ارشاد فرمایا۔

۷..... بروز اتوار بتاریخ 14-02-2016 کو بورے والا مرکز ابی ھریرۃ 259/E.B میں بعد نماز مغرب درس ارشاد فرمایا۔

۸.....بروز سوموار بتاریخ 15-02-2016 کو چوک کمہاراں جامع مسجد اہلحدیث میں بعد نماز عشاء درس قرآن دیا۔

۹.....بروز منگل بتاریخ 16-2-2016 بعد نماز مغرب شیخ محترم نے چک 156/M تحصیل حاصل پور میں درس قرآن وحدیث ارشاد فرمایا۔

۱۰.....بروز جمعہ بتاریخ 19-2-2016 بعد نماز مغرب شیخ محترم نے چک 20 ڈپے والا تحصیل حاصل پور میں درس قرآن دیا۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ شیخ کے علم وعمل میں برکت دے اور انکی محنتوں کو اپنی بارگاہ میں قبولیت سے نوازے۔

آمین

اربعین حاصل پوری
جنت
جنت کے 40 نصیحتیں
40 خصوصیات محمد رسول اللہ
چالیس 40 آسان نیکیاں
خاتم الانبیاء کے 40 نصیحتیں
کامیاب تاجر کے لیے 40 نصیحتیں
SUCCESS
اربعین ختم نبوت
شکم پیٹ کے 40 فوائد
ملنے کے پتے: مکتبہ اسلامیہ لاہور 042-37244973 اسلامک بک کارنر فیصل آباد 041-2647308 مکتبہ نعمانیہ گوجرانوالہ 0321-7475072
محمد یاسر ساکاک، ریسرچ سکالر حاصل پور
0301-6131916

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اخبار جامعہ

جامعہ امام احمد بن حنبلؒ اہل حدیث

سٹی قصور کی فروری 2016ء کی رپورٹ

مدیر الجامعہ کے قلم سے.....!

مذاکرہ علمیہ: ۷ فروری کو گہلن ہٹھاڑ کی دومنزلی مسجد میں مذاکرہ منعقد ہوا، اس میں کئی ایک علماء کرام نے بھی شرکت کی نیز اس ماہ مدیر شعبہ جالیات کے بگھیانہ، چھبر، سوڈی وال میں بھی کامیاب پروگرام ہوئے ۔اور رئیس الجامعہ کا (تعزیت کے احکام ومسائل) کے موضوع پر علی پارک مسجد اقصی اہل حدیث لاہور درس ہوا۔ مدیر شعبہ جالیات: محمد آصف سلفی 0300.0334.3403536

علمی ٹریننگ ورکشاپ: ہر پندرہ روز بعد مختلف شہروں سے علماء کرام ایک رات جامعہ میں گزاریں گے ہم مدیر شعبہ جالیات کو عمرہ کی سعادت کے لیے بھیج رہے ہیں اور ہر سال ایک استاد کو عمرہ پر بھیجا جائے گا.

زائرین جامعہ: اس ماہ صوبہ سندھ کے راشدی خاندان کے چشم و چراغ عظیم محقق سید انور شاہ راشدی سندھی حفظہ اللہ جامعہ میں تشریف لائے۔ اور انھوں نے تاثرات بھی قلم بند کیے۔ فجزاہ اللہ خیرا

نشر واشاعت: ہماری نئی کتاب (شادی شدہ کا دینی نصاب) طبع ہو چکی ہے۔ امریکہ سے ہمارے شاگرد فضیلۃ الشیخ محمد ظہور خاں حفظہ اللہ کی کتاب (آیات الاحکام) اور ہمارے دوسرے شاگرد فضیلۃ الشیخ رضا حسن حفظہ اللہ کی کتاب (القول لمبین فی الدفاع عن السلف الصالحین) انگلش میں انٹرنیٹ پر شایع کی گئیں۔ ہماری تمام کتب حاصل کرنے کے لیے ہمارے بلوگ کا وزٹ کریں نیز اس ماہنامہ محدث لاہور میں رئیس الجامعہ کا مضمون (امام دارقطنی کے حالات اور ان کی اہم کتب کا منہج) شایع ہوا۔ ان تمام سرگرمیوں پر ہم اللہ تعالی کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ وہ ہم کمزور انسانوں سے اپنی خاص توفیق سے کام لے رہا ہے اور مسلسل اپنی رحمت وبرکت سے اس کے مقدس دین کا کام کرتے رہیں۔ آمین

نوٹ: جامعہ کو اپنی زمین کی فوری اشد ضرورت ہے، مخیّر حضرات توجہ فرمائیں۔

آپ کی دعاؤں کا محتاج: ابراہیم بن بشیر الحسینوی رئیس جامعہ امام احمد بن حنبل اہل حدیث سٹی قصور

سلفی ریسرچ انسٹیٹیوٹ برمنگھم ،انگلینڈ،لاھور

کاعظیم الشان پروجیکٹ

سلسلة احياء تراث علماء الأسرة الراشدية

راشدی خاندان کے ورثاء کا تمام کتب کا ہم سے معاہدہ ہو چکا ہے اب ان کی کتب کو صرف سلفی ریسرچ انسٹیٹیوٹ شایع کرے گا اگر کوئی اور ادارہ شایع کرنے کی کوشش کرے گا تو ہم قانونی کاروائی کے مجاز ہوں گے۔راشدی خاندان کے محدثین اور علماء کرام درج ذیل ہیں جن کی کتب ہم شایع کر رہے ہیں۔

۱:الشیخ راشد شاہ راشدی (اول) ۲:الشیخ یسین شاہ راشدی (اول) ۳:الشیخ رشید الدین شاہ راشدی (اول)٤:الشیخ رشد اللہ شاہ راشدی٥: الشیخ احسان اللہ شاہ راشدی ٦:الشیخ محب اللہ شاہ راشدی ۷:الشیخ بدیع الدین شاہ راشدی رحمھم اللہ ۸: الشیخ محمد قاسم شاہ راشدی ۹: أبو المحبوب أنور شاہ راشدی حفظہما اللہ تعالی

نوٹ:الحمدللہ ادارہ کی لجنہ نے راشدی خاندان کے محدثین کی نادر کتب پر کام شروع کر دیا ہے۔اور نئی ترتیب اور ہر کتاب تحقیق وتخریج سے معیاری شایع ہوگی، پہلے شیخ العرب والعجم کی بدیع التفاسیر اردو میں، شیخ محبّ اللہ شاہ راشدی کا عقیدہ کے موضوع پر غیر مطبوع کتب پر مشتمل ایک جلد شایع کی جارہی ہے اور شیخ رشداللہ شاہ راشدی کی سندھی کتب کو اردو میں منتقل کیا جارہا ہے الحمدللہ اس عظیم منصوبے کے لیے احباب سے خصوصی دعا کی گزارش ہے۔

خوشخبری:

ہماری دو نادر کتب ۱: رسالہ نجاتیہ از امام فاخر زائر الہ آبادی رحمہ اللہ ۲:اصول السنہ از امام حمیدی رحمہ اللہ شایع ہو چکی ہیں اور مجموعہ مقالات اصول السنہ از امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ زیر طبع ہے۔ہماری کتب کا ڈسٹری بیوٹر کتاب سرائے الحمد مارکیٹ لاہور ہے۔

آپ کی دعاؤں کے محتاج:

ابوخزیمہ عمران معصوم انصاری رئیس سلفی ریسرچ انسٹیٹیوٹ

ابراہیم بن بشیر الحسینوی مدیر سلفی ریسرچ انسٹیٹیوٹ

MONTHLY **AL-MUHAMMDIA** HASILPUR

قارئین کرام! مجلہ ''المحمدیہ'' خود پڑھئے.....دوست واحباب کو تحفہ
میں دیجئے یہ آپ کے لیے صدقہ جاریہ ہے

برائٹ مونٹیسوری سکول
اینڈ ڈے کئیر سنٹر

یکم فروری سے داخلے جاری ہیں

Afoundation for a life time of learning

Brigth montessori Dey care centre for 34,5,6 years old

ماڈل ٹاؤن وھاڑی روڈ حاصل پور 0300-5376673/0333-6341924

سات حصوں پر مشتمل
جلد آپ کے ہاتھوں میں

اسلامی مہینوں
کی مناسبت سے

حاصل پوری
خطبات

تصنیف فضیلۃ الشیخ محمد عظیم حاصلپوری معاون مجیب الرحمن سیفی

ملنے کا پتہ اسلامک بک کمپنی
امین پور بازار بالمقابل بینک آف پنجاب فیصل آباد پاکستان 041-2647308 - 0321-6607308
غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور پاکستان 0333-6607308 - 0300-8658535
e-mail: islamicbookcompany@gmail.com